© rasailojaraid.com

محمد عطاء اللہ صدیقی

این جی اوز مافیا کی بوکھلاہٹ

این جی اوز مافیا کی اسلام دشمن اور وطن دشمن سرگرمیوں کے متعلق جوں جوں خبریں شائع ہو رہی ہیں، توں توں صیہونی لابی کے ایجنڈے پر عمل پیرا اس مافیا کی بوکھلاہٹ میں بھی اضافہ ہو رہا ہے۔

''ایک اخباری رپورٹ کے مطابق پاکستان کی غیر سرکاری تنظیموں (این جی اوز) نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ ان کے خلاف مذہبی جماعتوں کے بڑھتے ہوئے جارحانہ رویے کے پیش نظر انہیں تحفظ فراہم کیا جائے، انہوں نے ان کے خلاف کارروائی کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ ۲۵ سے زائد این جی اوز کے نمائندوں نے اسلام آباد میں پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کٹر مذہبی تنظیموں کی جانب سے روشن خیالی کے منصوبے کے خلاف مسلسل دیئے جانے والے بیانات کی مذمت کی۔ ایک مشترکہ بیان میں انہوں نے افسوس کا اظہار کیا کہ ذرائع ابلاغ بھی ان کے شر پسند ایجنڈے کو ہوا دیتے ہیں۔ انہوں نے الزام عائد کیا کہ ان عناصر کے بیانات کے ذریعے ملک کے عوام کو گمراہ اور این جی اوز کو بدنام کیا جا رہا ہے۔ ان تنظیموں کے نمائندوں نے حکومت پر الزام عائد کیا ہے کہ توہین رسالت کے قانون میں تبدیلی پر اس کے شدت پسندوں سے پسپا ہو جانے کے بعد این جی اوز کے خلاف ان جماعتوں کے ردعمل میں شدت پیدا ہوئی ہے، انہوں نے کہا کہ خواتین اور اقلیتوں کے لئے کام کرنے والوں کے خلاف زیادہ توہین آمیز لہجہ استعمال کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے الزام عائد کیا ہے کہ روز بروز بڑھتے ہوئے مذہبی گروہ اور ان کے مدرسے کسی اور ایجنڈے پر کام کر رہے ہیں'' (روزنامہ جنگ، ۲۵ جون ۲۰۰۰ء)

۲۵ جون ہی کے ایک انگریزی روزنامہ ڈان میں تین کالمی تفصیلات پر مبنی خبر شائع ہوئی ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ پاکستان کی پینتیس سو این جی اوز نے مذہبی جماعتوں کی مبینہ جارحیت کے خلاف وسیع پیمانے پر حکمت عملی تیار کرنے کی منصوبہ بندی کا آغاز کر دیا ہے۔

قارئین کرام! اس حقیقت کو تسلیم کر لینا چاہیئے کہ حکومت کی بے جا ناز برداری اور محب وطن، اسلام پسند جماعتوں کی عدم توجہی کی وجہ سے گزشتہ دس برسوں میں این جی اوز کا نیٹ ورک ایک خطرناک مافیا کی صورت اختیار کر چکا ہے۔ اب یہ بات کھل کر سامنے آ چکی ہے کہ انسانی حقوق، آزادی نسواں اور ترقی کے نام پر این جی اوز مغرب کی صیہونی لابی کے خطرناک ایجنڈے کی پاکستان میں تکمیل میں مصروف ہیں۔ یہ ایک بہت بڑا فتنہ ہے جس سے وطن عزیز کی شناخت اور سالمیت کو شدید خطرات لاحق ہیں۔ فلاح و بہبود تو محض ایک Cover ہے، اصل میں ان این جی اوز کا بنیادی مقصد پاکستان جیسے اسلامی ملک میں لادینیت اور جنسی بے راہ روی کو فروغ دینا ہے۔

این جی اوز مافیا ابھی سے بوکھلاہٹ کا شکار ہو گیا ہے۔ ابھی تو ان کے مکروہ چہروں سے منافقت کے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

نقاب پوری طرح اٹھائے ہی نہیں گئے۔ ابھی تو یہ چند ہفتے پہلے کی بات ہے کہ پاکستان کی دینی سیاسی جماعتوں کے راہنماؤں کی جانب سے این جی اوز کے خلاف محض اخبارات میں بیانات شائع ہونا شروع ہوئے ہیں۔ آج تک کسی این جی اوز کے دفتر کا گھیراؤ کیا گیا ہے اور نہ ہی کسی معروف ملک دشمن این جی اوز کے کسی راہنما کو تشدد کا نشانہ بنایا گیا۔ صرف اتنی سی بات پر ڈالر خور این جی اوز مافیا عدم تحفظ کا شکار ہو گیا ہے۔ کیا یہ احساس عدمِ تحفظ حقیقی ہے یا محض مصنوعی اداکاری ہے تاکہ ان کے جرائم سے مزید پردہ نہ اٹھایا جا سکے۔

قارئین کرام! این جی اوز مافیا کی موجودہ بوکھلاہٹ اور احتجاج کے پس پشت فوری عوامل درج ذیل ہیں:

(۱) ۱۷ مئی کو جنرل مشرف نے رائے عامہ کے احترام میں قانونِ توہین رسالت کے طریقہ کار میں مجوزہ تبدیلی کو واپس لینے کا اعلان کر کے این جی اوز کی سازش کو ناکام بنا دیا۔ اس وقت سے لے کر اب تک مغربی ذرائع ابلاغ اور پاکستان کے انگریزی اخبارات میں حکومت کے اس فیصلہ کو شدید تنقید کا نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ روزنامہ ''ڈان'' کی صرف ۲۸ مئی کی اشاعت میں قانونِ توہین رسالت کے خلاف چار مضامین شائع ہوئے۔ مذکورہ بالا پریس کانفرنس میں این جی اوز کے نمائندوں کا یہ کہنا کہ جنرل مشرف کی شدت پسندوں کے سامنے پسپائی کی وجہ این جی اوز کے خلاف ان کا رویہ مزید جارحانہ ہو گیا ہے، ظاہر کرتا ہے کہ ان کو اصل تکلیف کس بات کی ہے۔ ورنہ حقیقت یہ ہے کہ ۱۷ مئی سے قبل مذہبی جماعتوں کی طرف سے این جی اوز کے خلاف جس قدر تواتر سے بیانات شائع ہوئے، ۱۷ مئی کے بعد ان کی شدت میں بتدریج کمی آتی گئی۔ دینی جماعتوں نے 295-C کے نفاذ کے طریقہ کار میں تبدیلی کو چونکہ این جی اوز کی سازش سمجھا تھا، اسی لئے اس عرصہ کے دوران ان کے بیانات میں شدت کا رنگ غالب رہا۔ این جی اوز اصل حقائق کو چھپاتے ہوئے جنرل مشرف کو طعنہ دے رہی ہیں کہ آپ کے فیصلے کی وجہ سے وہ عدم تحفظ کا شکار ہو گئی ہیں، اسلام آباد کو احتجاج کے لئے اسی لئے منتخب کیا گیا تاکہ مغربی ذرائع ابلاغ اس مسئلے کو غیر معمولی طور پر تشہیر دیں اور اس طرح حکومت پاکستان پر 295-C میں تبدیلی کے بارے میں ایک دفعہ پھر دباؤ ڈالا جا سکے، حکومت کی پسپائی کو این جی اوز اپنی ہزیمت سمجھتی ہیں۔

(۲) چند روز پہلے اخبارات میں یہ خبر نمایاں طور پر شائع ہوئی کہ حکومت پنجاب نے ایسی این جی اوز کے خلاف تحقیقات کا حکم جاری کر دیا ہے جو در پردہ قادیانیت اور عیسائیت پھیلا رہی ہیں۔ اس طرح کی خبریں این جی اوز مافیا کے لئے اعصاب شکن ہوتی ہیں۔ کیونکہ انسانی حقوق کے نام پر فتنہ برپا کرنے والی معروف اور اہم ترین این جی اوز کے سرکردہ خواتین و حضرات کی ایک کثیر تعداد کا تعلق قادیانی گروہ سے ہے۔ انسانی حقوق کمیشن، عورت فاؤنڈیشن اور شرکت گاہ جیسی این جی اوز پر قادیانیوں کا مکمل کنٹرول ہے۔ حکومت پنجاب کے سابق وزیر برائے سماجی بہبود جناب بنیامین رضوی کی طرف سے این جی اوز کے خلاف کی گئی تحقیقات ایسی این جی اوز کے لئے آج بھی ڈراؤنے خواب سے کم نہیں ہیں۔ اس طرح کی مزید تحقیقات اگر ہوتی ہیں تو ان کے Expose ہو جانے کا خطرہ پیدا ہو جاتا ہے۔ اس خطرے کو ٹالنے کے لئے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

این جی اوز کے کرتا دھرتا افراد نے عدم تحفظ کا رونا رو کر اس کے بچاؤ کی پیش بندی کا اہتمام کیا ہے۔

(۳) ۲۸ مئی کو روزنامہ خبریں، ڈان اور دیگر اخبارات نے عاصمہ جہانگیر کا خط شائع کیا جس میں اس کی طرف سے الزام عائد کیا گیا تھا کہ اردو اخبارات کے بعض کالم نگاروں کی طرف سے بھارت کا دورہ کرنے والی این جی اوز کی خواتین کے خلاف توہین آمیز زبان استعمال کی گئی ہے۔ مذکورہ بالا پریس کانفرنس میں اس خط کی بازگشت اور پس منظر کو دیکھا جا سکتا ہے۔ اس پریس کانفرنس میں بھی خواتین کے لئے کام کرنے والی تنظیموں کے خلاف توہین آمیز الفاظ استعمال کرنے کی شکایت کی گئی ہے۔ معلوم ہوتا ہے، اسلام آباد میں این جی اوز کے پڑاؤ کی منصوبہ بندی میں عاصمہ جہانگیر نے "ماسٹر مائنڈ" کا کردار ادا کیا ہے۔ یہ عدم تحفظ کا سارا ڈھونگ ہی، معلوم ہوتا ہے، یہود و ہنود کی ایجنٹ اسی عورت نے رچایا ہے۔ گزشتہ چند برسوں میں عاصمہ جہانگیر کی اسلام اور ملک دشمن سرگرمیوں کے خلاف جب بھی اسلام پسندوں نے احتجاج کیا، وہ ہمیشہ دیگر این جی اوز کی متحدہ قوت کو اپنے دفاع کے لئے استعمال کرتی رہی ہے۔ این جی اوز کا متحدہ محاذ عمل اس طرح کے مشترکہ احتجاج کے لئے ہی بنایا گیا ہے۔

(۴) ۵ جون سے لے کر ۱۰ جون تک نیویارک میں ہونے والی بیجنگ پلس فائیو کانفرنس میں مسلمان ملکوں اور کیتھولک چرچ کے بروقت احتجاج کی وجہ سے بے حیائی کا شرمناک ایجنڈا ناکام ہو گیا۔ حکومت پاکستان کی نمائندہ وفاقی وزیر زبیدہ جلال صاحبہ نے اس ایجنڈے کی شدت سے مخالفت کی۔ اس ایجنڈے کا ناکامی سے جہاں پاکستان کی مغرب زدہ این جی اوز کو ذلت و رسوائی کا سامنا کرنا پڑا، وہاں انہیں اس صدمہ سے دوچار بھی ہونا پڑا کہ ان کا اصل چہرہ پاکستانی عوام کے سامنے بے نقاب ہو گیا ہے۔ پاکستانی عوام کو اب بخوبی علم ہو گیا کہ عورتوں کے حقوق کی اصل حقیقت کیا ہے جس کا یہ بڑی شدت سے مطالبہ کر رہی ہیں۔ ان کے عزائم سے واقف حال افراد تو پہلے بڑی واقف تھے، اب عوام الناس کو بھی معلوم ہو گیا کہ ہم جنس پرستی، اسقاط حمل وغیرہ کو بھی یہ این جی اوز "بنیادی انسانی حقوق" سمجھتی ہیں۔ بیوی سے جماع بالجبر کو قابل تعزیر قرار دینے کا واہیات مطالبہ بھی اب کھل کر سامنے آ گیا۔ یہ این جی اوز کی بیگمات نیویارک سے ناکام و نامراد لوٹی ہیں۔ عوام کے سامنے اپنا مکروہ چہرہ سامنے آنے پر یہ شدید خفت کا شکار ہیں، اس خفت کو مٹانے کے لئے اسلام آباد میں عدم تحفظ کا واویلا کیا گیا اور اپنے آپ کو مظلوم بنا کر پیش کرنے کی ناکام کوشش کی گئی۔ تاکہ یہ این جی اوز عوام کے ممکنہ عتاب سے محفوظ رہ سکیں۔

(۵) آئے دن اخبارات میں این جی اوز مافیا کی لوٹ مار اور کرپشن کے واقعات شائع ہو رہے ہیں۔ مغربی ممالک کی طرف سے پاکستان میں ڈالروں کا سیلاب آ گیا ہے۔ ۲۵ جون کے روزنامہ انصاف میں یہ خبر چھپی ہے کہ یورپ سے پاکستان کی این جی اوز کو ڈیڑھ کروڑ ڈالر فراہم کئے جائیں گے۔ ایک محتاط اندازے کے مطابق پاکستان کی این جی اوز کو ہر سال تین ارب روپے کے لگ بھگ فنڈز ملتے ہیں، جس کا کثیر حصہ یہ ہڑپ کر جاتے ہیں۔ ایسی خبروں کی اشاعت این جی اوز مافیا کے لئے خاصی پریشان کن ہے۔ وہ اپنے تیزی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

سے مٹتے ہوئے اعتبار کو قائم رکھنے کے لئے مظلومیت کا خول چڑھا رہی ہیں۔

قارئین کرام! حالات و واقعات نے اب ثابت کر دیا ہے کہ ترقی پذیر ممالک میں این جی اوز کا نیٹ ورک یوروپی استعماری نو آبادیت کا نیا روپ ہے۔ یوروپی استعمار کو ایشیا اور افریقہ کے ممالک کے استحصال کا جو چسکا پڑا ہوا ہے، اس سے وہ کسی بھی صورت میں دستبردار ہونے کو تیار نہیں ہے۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ یورپ کے ترقی یافتہ ممالک پاکستان جیسے غریب ملکوں کے قرض تو معاف کرنے کو تیار نہیں ہیں مگر وہ ان ممالک کی این جی اوز کو اربوں روپے کیوں فراہم کر رہے ہیں؟ اگر کوئی شخص یہ کہتا ہے کہ ان کی یہ عنایات پاکستانی عوام کو ترقی و خوشحالی عطا کرنے کے لئے ہیں، تو اس جیسا احمق شاید ہی کوئی ہو۔ امریکہ اور یورپی ممالک کے حکمران گھر بیٹھ کر مسلمان ممالک کی پالیسیاں بناتے ہیں۔ دولت اور ٹیکنالوجی کے گھمنڈ میں مبتلا مغربی ممالک ترقی پذیر ملکوں میں اپنے کلچر کو فروغ دینا چاہتے ہیں۔ اس مقصد کے حصول کے لئے این جی اوز ان کے آلہ کار کے طور پر کام کرتی ہیں۔ یہ این جی اوز عوام کے حقیقی مسائل پر توجہ نہیں دیتیں، یہ محض اسی ایجنڈے پر کام کرتی ہیں جو انہیں بیرونی آقاؤں کی طرف سے ملتا ہے۔ پاکستان کے اٹمی پروگرام کے خلاف این جی اوز کی مہم بازی اور پاکستان کے غیر متنازعہ محسن ہیرو ڈاکٹر عبدالقدیر خان کی قبر بنا کر ان کی تذلیل کے واقعات ہمارے اس دعویٰ کا ناقابلِ تردید ثبوت ہیں۔ اسی طرح ۱۶ جنوری ۱۹۹۸ء اور ۲۰ جنوری ۱۹۹۸ء کے درمیان امریکہ اور برطانیہ نے عراق پر مسلسل وحشیانہ بمباری کی۔ عراق کا جرم یہ تھا کہ اس نے اقوام متحدہ کے جاسوس انسپکٹروں سے تعاون سے انکار کر دیا تھا۔ عین انہی دنوں انسانی حقوق کمیشن آف پاکستان کی طرف سے لاہور میں ایک سیمینار منعقد کیا گیا جس کا موضوع Marital Rape تھا۔

حکومت پاکستان سے اپنے تحفظ کے لئے اقدامات کا مطالبہ کرنے والی این جی اوز بے حد جاسوسانہ طریقہ سے کام کر رہی ہیں۔ لاہور میں معروف این جی اوز نے گارڈن ٹاؤن کے علاقے کو اپنا گڑھ بنا رکھا ہے۔ عاصمہ جہانگیر کا پاکستان انسانی حقوق کمیشن کے دفاتر بھی اسی علاقے میں ہیں۔ Strengthening Participatory Organization (SPO) جس کے سربراہ جاوید جبار ہیں، کے دفاتر بھی یہاں ہیں۔ اس این جی اوز کا بجٹ، باخبر ذرائع کے مطابق ۲۰ کروڑ سے زیادہ ہے۔ عورتوں کے حقوق کے بارے میں کام کرنے والی معروف این جی اوز ''شرکت گاہ'' نے کچھ عرصہ پہلے اپنا ہیڈ کوارٹر اسی علاقے میں منتقل کر لیا ہے۔ شرکت گاہ کا دفتر ۲۸۔ ٹیپو بلاک، نیو گارڈن ٹاؤن لاہور میں واقع ہے۔ مگر اس کوٹھی پر کوئی بورڈ نظر نہیں آتا۔ اس کے باہر مسلح گارڈز ہر وقت چاق و چوبند نظر آتے ہیں، جو کسی کو اندر نہیں جانے دیتے۔ ڈاکٹر نگہت سعید ASR کے نام سے این جی اوز چلاتی ہیں، ان کا دفتر بھی خفیہ سرگرمیوں کا مرکز ہے۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ یہ این جی اوز اگر عوام کی فلاح کے لئے کام کر رہی ہیں، تو پھر ان کے دروازے عوام کے لئے کیوں بند ہیں؟ ان این جی اوز کے طریقۂ واردات کو جاننے والے ایک صحافی نے بتایا کہ یہ این

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

جی اوز عوام سے اسی لئے دور رہتی ہیں تاکہ ان کی ملک دشمن سرگرمیوں کا پول نہ کھل جائے اور مزید بر آں انہوں نے اپنے دفاتر میں جو عیش پرستانہ اور آزادانہ ماحول قائم کر رکھا ہے، عوام اس سے آگاہ نہ ہو جائیں۔ عوام تو ایک طرف، یہ این جی اوز صحافیوں اور سوشل ویلفیئر ڈیپارٹمنٹ کی خاتون افسروں تک کو اپنے دفتر میں داخل ہونے کی اجازت نہیں دیتیں۔ ایک یہ بھی سوال پیدا ہوتا ہے کہ این جی اوز مافیا نے اپنی سرگرمیوں کو پراسراریت کے پردوں میں کیوں چھپا رکھا ہے؟ اس کا جواب راقم الحروف کے نزدیک یہ ہے کہ اسلام دشمن اور پاکستان دشمن سرگرمیوں میں ملوث ان این جی اوز کے افراد کا ضمیر احساسِ جرم کا شکار ہے، یہی وجہ ہے وہ عوام کا سامنا کرنے کو تیار نہیں ہیں!

جنوبی ایشیا میں این جی اوز کا مضبوط ترین نیٹ ورک بنگلہ دیش میں ابھر کر سامنے آیا ہے۔ وہاں این جی اوز مافیا نے عملاً ''غیر سرکاری حکومت'' قائم کر رکھی ہے۔ حکومت کی مجال نہیں کہ وہ این جی اوز کے خلاف کوئی قدم اٹھا سکے۔ آج سے چند سال پہلے بنگلہ دیش کی حکومت نے این جی اوز کے لئے قواعد و ضوابط مرتب کرنے کی کوشش کی تھی، جس کے بعد این جی اوز مافیا نے احتجاجی تحریک کا آغاز کر دیا۔ پورے بنگلہ دیش سے ایک لاکھ سے زائد این جی اوز کے کارکنان کو ڈھاکہ میں جمع کر کے کاروبار مملکت کو جام کر دیا۔ بالآخر حکومت کو ان کے مطالبات کے سامنے گھٹنے ٹیکنا پڑے۔

پاکستان میں این جی اوز مافیا اسی طرز پر ''پریشر گروپ'' قائم کرنا چاہتا ہے۔ عمر اصغر خان کی تنظیم ''سنگی'' کی طرف سے لٹریچر شائع کیا گیا ہے جس میں بنگلہ دیش کی معروف این جی اوز کے طریقہ کار اور فتوحات کا ذکر کرنے کے ساتھ ساتھ پاکستانی این جی اوز کو ان کا اتباع کرنے کی ترغیب دی گئی ہے۔ مگر یہ این جی اوز مافیا کی بھول ہے۔ پاکستان بنگلہ دیش، مصر یا ترکی نہیں ہے۔ یہاں کے عوام خدا کے فضل سے اب بھی اسلامی حمیت سے مالامال ہیں۔ وہ یہود و ہنود کی سازشوں کو ناکام بنانے کی بھرپور صلاحیت رکھتے ہیں۔ پاکستان میں این جی اوز مافیا کے کارپردازان اس غلط فہمی میں مبتلا ہیں کہ وہ تین ہزار این جی اوز کے ذریعے صیہونی ایجنڈے کو یہاں نافذ کرانے میں کامیاب ہو جائیں۔ وہ ان اعداد و شمار کے گھمنڈ میں نہ رہیں۔ پاکستان کی کسی بھی بڑی دینی جماعت کے کارکن ان کی اسلام دشمن سرگرمیوں کے سامنے بند باندھنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ این جی اوز مافیا کو ہوش کے ناخن لینے چاہئیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ وہ اس ملک میں فساد پھیلانے کا ایک خطرناک منصوبہ بنا چکے ہیں، جس کا مقصد اس وطن عزیز میں انتشار اور بے چینی پھیلانا ہے۔

پاکستان میں این جی اوز مسلمانوں کی دینی حمیت اور غیرت کو للکارنے کی اشتعال انگیز سرگرمیوں میں ملوث ہیں۔ جب ان کی اسلام دشمن اور پاکستان مخالف سرگرمیوں پر دینی جماعتوں کی طرف سے احتجاج کیا جاتا ہے، تو یہ واویلا کرتی ہیں کہ رجعت پسندوں کی طرف سے پاکستان سے روشن خیالی اور ترقی پسندوں کو مٹانے کی سازش کی جا رہی ہے مذہب دشمن، جنسی آوارگی، ہم جنسی، پرستی، اگر این جی اوز کے نزدیک ''روشن خیالی'' ہے تو پاکستانی عوام اس روشن خیالی پر لعنت بھیجتے ہیں۔ پاکستان این جی اوز کو اس مملکت خداداد کی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

نظریاتی اساس کو مٹانے کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔ ان کی "روشن خیالی" کا پردہ اب چاک ہو گیا ہے۔ ارباب اقتدار کو چاہیے کہ وطن دشمن سرگرمیوں میں ملوث این جی اوز کو تحفظ فراہم کرنے کی بجائے ان پر پابندی عائد کریں۔ ملک کی دینی جماعتوں کو این جی اوز کے خلاف بیان بازی تک محدود رہنے کی بجائے ان کے خلاف عملی اقدامات اٹھانے کی حکمت عملی وضع کرنی چاہیے، مولانا فضل الرحمن نے این جی اوز کے خلاف جہاد کا اعلان کیا تھا، اس کا عملی اظہار بھی سامنے آنا چاہیے!!

بقیہ از ص (60)

میں نفاذِ اسلام کا راستہ نہیں روکا جا سکتا۔ دینی مدارس اپنے نصاب اور نظام میں کسی قسم کی حکومتی مداخلت قبول نہیں کریں گے۔ حکومت اپنا شوق پورا کر کے دیکھ لے، علماء شدید مزاحمت کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ ہم پوری منصوبہ بندی کے ساتھ ذرائع ابلاغ کو دین کے استحکام اور دفاع کیلئے استعمال کریں گے۔ انٹرنیٹ پر یہود و نصاریٰ کے اسلام دشمن پروگراموں کا سدباب کر کے اسلامی تعلیمات کو عام کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ جہاد کے بغیر اسلام کا کوئی تصور نہیں۔ جہاد حکمِ الٰہی، نصِ قرآنی، سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور بنیادِ اسلام ہے۔ جہاد کو دہشت گردی سے تعبیر کرنے والے فکری حرام کاری کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ پاکستان بے دینوں کیلئے نہیں بنایا گیا تھا۔ حکومت الٰہیہ کا قیام ہمارا نصب العین ہے۔ ہم سیکولرازم، لبرل ازم اور فاشزم کو دھکے دے کر وطن عزیز سے نکال دیں گے۔ اسلام اور پاکستان لازم و ملزوم ہیں۔ دینی جماعتیں اس کیلئے ہر قربانی دینے کیلئے تیار ہیں۔ سید عطاء المہیمن بخاری نے دینی قوتوں کے اتحاد کیلئے حضرت خواجہ خان محمد، مولانا فضل الرحمن، مولانا سمیع الحق، مولانا محمد اعظم طارق اور مفتی محمد جمیل خان کی کوششوں کو خراجِ تحسین پیش کیا اور اسلام آباد میں ہونے والے علماء کے اجلاس کی مکمل تائید کی۔ انہوں نے کہا کہ مجلس احرار اسلام عملی جدوجہد میں ان رہنماؤں سے مکمل تعاون کرے گی۔

بخاری اکیڈمی کے سٹاک میں آنے والی نئی کتب

رہبر و رہنما (سیرت رسول پر مشتمل خوبصورت مرقع)	مولانا ضیاء الرحمن فاروقی	140/=
اسلام عیسائیت اور سیدنا عیسیٰ علیہ السلام	جناب خالد محمود صاحب	120/=
مقالات سیرت مجموعہ تقاریر	مولانا عبد الستار جھنگوی	40/=
آزادی کی انقلابی تحریک فوجی بھرتی بائیکاٹ	محمد عمر فاروق	150/=

بخاری اکیڈمی، دار بنی ہاشم مہربان کالونی ملتان فون 511961

© rasailojaraid.com